

فلسفہ عزاء

تصنیف

آیۃ اللہ العظمیٰ حکیم الامت علامہ ہندی سید احمد نقوی

ناشر

نور ہدایت فاؤنڈیشن

حسینیہ حضرت غفران مآب، مولانا کلب حسین روڈ، چوک،

لکھنؤ-۲۲۶۰۰۳ (یو۔ پی)۔ انڈیا

Noor-e-Hidayat Foundation

Imambara Ghufuranmaab, Maulana Kalbe Husain Road,

Chowk, Lucknow-3 INDIA

Website: www.noorehidayatfoundation.org

www.naqeeblucknow.com

E-mail: noorehidayat@gmail.com, noorehidayat@yahoo.com

Ph:0522-2252230 Mob :08736009814,09335996808

مقدمہ

۲۸

سلسلہ تصانیف از

اردو ادارہ ہے جس کی بنیاد
مرتبہ نہیں بلکہ اپنی زندگی
ہی کے روزنامہ الفضل
الواقعات کو یاد کر کے
(۱۹۸۸ء)

فلسفہ

میں برپا کر کے خاک
ام المؤمنین سے واقعہ
برار شاد ہوا کہ جس روز
حضرت کیم الامت

مصنفہ

حضرت کیم الامت

جلسیں ہیں۔ تیسری مجلس
میں کے گھر میں رسول خدا

قیمت

بِسْمِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ

فلسفہ عزا

مجالس قومی زندگی کا وہ ادارہ ہے جس کی بنیاد
خود رسول خداؐ نے ڈالی۔ ایک مرتبہ نہیں بلکہ اپنی زندگی
میں مکرر۔ امام حسینؑ کی ولادت ہی کے روز ام الفضل
کی گود سے لے کر حسینؑ پر گزرنیوالے واقعات کو یاد کر کے
بیان فرمایا اور بچہ روئے۔ (مشکوٰۃ ص ۲۹۸)

دوسری مجلس ام سلمہ کے گھر میں برپا کر کے خاک
کر بلا جبریل امین کی لائی ہوئی دری۔ ام المومنین سے واقعہ
شہادت امام حسینؑ بیان فرمایا اور ارشاد ہوا کہ جس روز
یہ خون ہو جاوے سمجھنا میرا فرزند حسینؑ شہید ہو گیا۔
(بہیقی، بلرانی، بغوی)

یہ دو حسینؑ کی زندگی کی مجلسیں ہیں۔ تیسری مجلس
روز عاشورہ ام سلمہ ام المومنین کے گھر میں رسول خداؐ

نے قائم کی اور سرد و غبار سے اٹے ہوئے خونِ امام سے
 شیشہ بھرے خواب میں ام سلمہ کی تشریف لائے اور ذکر
 مصائب فرما کر رلایا۔ چوتھی مجلس اُسی روز ابن عباس کے
 گھر میں آکر برپا کی، اُسی صورت سے جس شکل سے ام المومنین
 ام سلمہ کے گھر میں برپا ہوئی، اُسی شکل سے براء بن عاذب کو
 بصرہ میں اور شام میں عامر بن سعد بعلی کے گھر میں (مشکوٰۃ
 ص ۱۴۱ زندگی جلد ۲ صفحہ ۲ طبرانی، حاکم، بیہقی)

جناب امیر نے امام حسینؑ کی زندگی میں اس مجلس کو
 برپا کیا۔ کنارہ فرات سے گذر ہوا اور فرزند کے واقعات
 شہادت بیان کر کے اتنا روئے کہ ریشِ اقدس تہ ہو گئی
 (طبرانی، بیہقی، حاکم)

حدیثوں میں تو مجلس عزائے امام حسینؑ کی بنیاد حضرت
 آدم کے وقت سے قائم ہے حضرت آدمؑ روئے اور خدا
 ذکر بنا۔ حضرت نوحؑ کو وہ جو دی پر روئے اور خدا نے ذکر
 مصائب کیا۔ حضرت ابراہیمؑ کو ذبح جناب اسماعیل کے
 بعد واقع ہونے کے بعد خدا نے ذکر ”ذبحِ عظیم“ فرما کر رلایا
 حضرت اسماعیل کے دنبوں نے روز عاشورہ فرات کا

پانی نہ پیکر مصیبت امام کی ذاکری کی۔ حضرت موسیٰ نے روز عاشورہ کو یوم غم منانے کی ابدی تاکید کی۔ حضرت یرمیا حضرت حزقیل، حضرت یسعیا اور یوحنا حواری نے واقعہ شہادت کا ذکر کیا دیکھو کتب احادیث اور ہماری کتاب ”نبیوں کا ماتم“ غرض کہ یہ وہ غم تھا کہ ہزاروں سال قبل از ولادت امام حسین انبیاء نے منایا، خود رسول خدا نے منایا علی مرتضیٰ نے منایا۔

ام المؤمنین ام سلمہ نے منایا ابن عباس بزرگ تابعی نے منایا رسول کے گھرانے والوں نے منایا، ائمہ ہدیٰ نے مجلسیں برپا کیں اور شاعروں سے مرثیہ پڑھوا کر انعام دیئے۔ اور اپنے اصحاب و تابعین کو مجلس خوانی کی تاکید فرمائی۔ کبھی زرارہ ابن اسین کو کبھی ریان بن شیب کو۔ رسول خدا کا بوڑھا صحابی جابر بن عبد اللہ زیارت قبر امام حسین کے لئے مدینہ سے کربلا آیا اور قبر امام پر رویا۔ ام المؤمنین ام سلمہ امام حسین کی شہادت کے بعد سال بہ سال زنان مدینہ سے پر سارے کر رویا کرتیں۔

جنوں نے امام حسین کی مرثیہ خوانی کی (اکام المرجان) تاریخ الخلفاء ۱۱۱۱ محبتانی صواعق المحرقہ ص ۱۱۱ مصری (ستر ہزار فرشتے قیامت تک قبر امام پر مجاور رہیں گے اور روئیں گے غیۃ الطالبین ص ۱۱۱)

غرض کہ مجالس عزائے امام حسین شیعوں کے مذہبی، تمدنی، اخلاقی، معاشرتی، سیاسی، نفسیاتی، اقتصادی زندگی کا اساس ہیں۔

مجالس عزائے ایک وسیع و بسیط ادارہ ہے، دارالعلوم ہے، جہاں ہر شعبہ زندگی کا درس ہوتا ہے۔ مجلس صرف تعزیر، علم، جلوس، امامبارا، ضریح ماتم و نوحہ خوانی کا نام نہیں ہو بلکہ اس کے اغراض نہایت بلند اور پُر شکوہ ہیں۔ سنو! سنو!

(۱) مجالس عزائے اسلام کی تبلیغ ہے جس کی بنیاد رسول خدا نے ڈالی ہے اور جس کی ترویج آنحضرت کے گھرانے نے اپنے کارناموں سے کی۔ تعلیم الہی و تعلیم رسالت بنا ہی کے درس ہوتے ہیں۔ خدائی احکام کی تعلیم ہوتی ہے۔ آیات قرآنی کی صحیح تفسیر بیان ہوتی ہے انبیاء و اولیاء کے تعلیمات سے اہل مجلس کو درس دیئے جاتے ہیں۔ ائمہ ہدیٰ کے کارناموں پر تبصرے ہوتے ہیں اُن کی پاک زندگی سے اقوام عالم کو روشناس کیا جاتا ہے، اُن شبہات کا ازالہ کیا جاتا ہے جو دنیا و مافیہا اسلام پر پیدا ہوئے ہیں۔ حاضرین مجلس کو اچھا

خاصہ مفید کوئی درس دے کر مجلس سے رخصت کیا جاتا ہے۔
 آج دنیا کی قومیں پروپیگنڈے کے ذریعہ اپنی زندگی
 قائم رکھتی ہیں جس میں کم و بیش جھوٹ شامل ہوتا ہے لیکن
 اگر پروپیگنڈا نہ ہو اور صرف مقصد کی تبلیغ ہو صحیح اصولوں
 سے تو کوئی وجہ نہیں کہ دور و دراز ملکوں میں کچھ دوست نہ
 پیدا ہوں اور اس مقصد اعلیٰ سے دلچسپی لینے والے بطور
 سفیر و ایچی کے کام نہ شروع کر دیں اور یہ مقصد و تحریک دور و
 دراز ملکوں میں پھونچ کر لوگوں کو اس مقصد سے ہمدرد نہ بنائے
 امام حسین کے مقصد شہادت نے بیشک بطور اسلام کے جزا
 اعظم کے ہر متلاشی مذہب کو اپنی طرف کھینچا اور ساتھ ہی
 اس کے اپنی ابدی خواب گاہ کو کرہ زمین کے ہر گوشہ میں
 اخلاقی، معاشرتی، سیاسی مرکزیت تسلیم کرا لیا ہے اور ہر دور
 پیدا کر لئے ہیں جو حسینی حکومت کے سفیر و ایچی کا کام کرتے
 ہیں۔ حسینیوں کو اپنے تبلیغی مجالس سے بین الاقوامی رابطہ کو
 مضبوط کرنا چاہئے اور ان روابط کی بنیادوں کو مضبوط کرنا
 چاہئے۔

ہم کو کسی مذہب کے خلاف سازش کی ضرورت نہیں

ہے۔ ہم کو نہایت فراخ دینی و کوشش سے غیر اقوام کو حسنینت کا سفیر و ایلمچی بنانا چاہئے اور صرف یہ بتانا چاہئے کہ حسنینت کیا ہے، اگر ہم اس میں کامیاب ہو گئے تو بیشک حسنینت کو زبردست بین الاقوامی ہمدردی حاصل ہو کر تمام اقوام میں رشتہ اتحاد پیدا ہو جائیگا۔ جس کی خود امام نے واقعہ شہادت سے تعلیم دی ہے۔ اور اپنے پیغام کو یہودیوں کے راہبوں کے صومعہ نشینوں نصارا تک پہنچایا ہے۔ درباریزید میں سفیر روم نصرانی کو اپنا سفیر بنایا۔ راہ کوفہ و شام کے دیر نشین راہبوں سے سفارت کرائی ہے۔ ہم کو کبھی غیر اقوام سے سفارت حسینی کی جان توڑ کوشش لازم ہے۔

(۲) مجالس عزائرتبیت نفس کی ضامن ہیں حسنین کے

مظلوم سے ہمدردی مظلوموں سے ہمدردی سکھاتی ہے حسین کا ایثار و قربانی انسان کو ایثار و قربانی سکھاتی ہے ظالم سے نفرت ظلم سے بچاتی ہے۔ اعلیٰ ذات والی ہستی سے محبت سکھاتی ہے۔ حسین کی حمایت حق کا حامی بناتی ہے۔ صبر و استقلال حسینی کی یاد صابر و مستقل مزاج بناتی ہے حسین کی خدا پرستی سچا خدا پرست بناتی ہے حسین کی شہادت

موت سے بخونی کی تعلیم دیتی ہے۔ حسین کی شجاعت و بہادری نامرد و بزدل کو شجاع و بہادر بناتی ہے۔ اور سب مجالس غزاہی کی بدولت ہے اور باسلیقہ خطیب و واعظ ہی کے ذریعہ سے ممکن ہے۔

(۳) جس راست گوئی و صداقت کی تائید و حمایت میں امام حسینؑ نے اپنی عزیز جان جملہ مصائب اٹھا کر دی اس کا یہ صلہ نہیں ہے کہ اس تہک ممبر اور مقدس مجلس میں جھوٹی روایتیں غلط حدیثیں پرشہمی جاویں اور جالبوں غافلوں کو خوش کرنے کی غرض سے کام لیا جاوے اور قرآنی لہنتوں کا مستحق بنایا جاوے۔ اس لئے مجالس غزائے کفاری اصدق مقامی سکھاتی ہے۔

(۴) مجالس غزائے بہترین ذریعہ خطابت و شاعری و ادبیت کی تعلیم کا ہے۔ اس مجلس سے فن فصاحت و بلاغت و علم معانی بیان کی تعلیم حاصل ہوتی ہے۔ اور انسان کو مجالس سے بہتر موقع تقریر و خطابت یہ سکھنے کا نہیں مل سکتا۔ یہی وہ درس خارج کا ذریعہ ہے جس کے مدد سے تقریر و خطابت کی مہارت حاصل کی جاسکتی ہے۔

(۱) انبیاء و مرسلین کے صحیح تاریخی واقعات ہر عہد و زمانے کے کفار و مشرکین کے مشرکانہ دواؤں پیچ مومنین و تابعین انبیاء و ائمہ کے دفاعی تدبیریں ہر ایک کی اخلاقی، معاشرتی، تمدنی، زندگی کا تاریخی مواد حاضرین مجلس کو فراہم ہو سکتا ہے۔ اور حالات ماضیہ سے سبق لے کر موجودہ ضد ورتوں کو پورا کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اس مجلس سے بہتر کسی کا بیج، اسکول، یونیورسٹی سے ایسے تاریخی سبق نہیں مل سکتے (۲) انفرادی زندگی کے عادی مجلس عزاء سے اجتماعی

زندگی کا سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ شانہ بشانہ پہلو بہ پہلو ہزاروں ہر طبقہ کے ایک سطح زمین پر بیٹھتے ہیں۔ جس سے اجتماعی زندگی کا سبق ملتا ہے۔ مجالس عزاء کے منعقد کرنے اس کے سامان مہیا کرنے، اس کے رد اسم ادا کرنے میں یا ہم اشتراک عمل و یک جہتی ہوتی ہے۔

(۳) مجلس عزاء خدمت خلق کرنا سیکھاتی ہے، مجلس وعدوں کے لئے گھر گھر پھرتا اور مشرکاء مجلس کی خاطر مدارات و آسائش کا حسب حیثیت و امکان سامان کرنا بانی مجلس ہی کا فریضہ نہیں ہوتا بلکہ ایک دوسرے کی خدمت کو بھی موجب

ثواب سمجھتا ہے۔

(۸) مجلس انسان کو ذکر و فکر کا عادی بناتی ہے۔ سامع
ذکر و خطیب کے بیانات پر غور و فکر کرتا ہے اور اس سے متاثر
ہو کر نتیجہ نکالتا ہے اور جو اس اثر کو لے کر اٹھٹھے اور اس اثر
کے بقا کی کوشش کرے تو اچھا خاصہ مفکر و مذکر بن جاتا ہے۔

(۹) مجالس عزادار حقیقت بین الاقوامی جلسے ہوتے ہیں
جن کو کسی قوم و مذہب سے خصوصیت نہ ہونی چاہئے اقوام
عالم کو دعوت ہونا چاہئے جو مجالس کے لئے صحیح رائے قائم کر سکیں
اور مخالفین عزاکو غلط پروپیگنڈے کر کے بدنام کرنے کا موقع نہ
ملے۔ ساتھ ہی غیر مذاہب اپنے لئے معلومات کا ذخیرہ جمع کریں
مجالس کے افادی پہلوؤں سے خود فائدے اٹھا دیں اور ان مجالس
کو اپنے مفید مشوروں سے مستفید کریں۔ اپنی اچھی باتوں
کی غیر مذاہب کی اچھائیوں سے تائید کرو، ان کی برائیوں کو
اچھال کر بد دل و متفرنہ بناؤ، غیروں کی دلچسپی کا سامان کرو
(۱۰) مجالس حاضرین کو خدا اور رسول سے ارتباط پیدا
کرنے اور نا خدا شناس بندے کو خدا شناس بندہ بنانے کا
پُر زور ذریعہ ہے۔ نیز ید یوں کی نا خدا شناسی اور رسول کی

بلے احترامی، ایک طرف سنی جاویں گی، اسی کے مقابلے میں امام حسینؑ اور ان کے رفقاء کا راد خدا میں مددنا، تسلیم و رضا خدا پرستی اور رسولی احترامات کو منکر سامع اپنے اس رشتہ اور رابطہ کو بھی مستحکم کرے گا جو اُس کو خدا اور رسول و امام سے ہے اور اُن باتوں کو پائے استغفار سے ٹھنکے رادے گا جو یزیدیت کی نشانی ہیں۔ جب حاضرین مجلس یہ سنیں گے کہ امام حسینؑ مع اعزاء و بیع عاشورہ اپنی شہادت کا تین دن کی بھوک پیاس میں یقین رکھتے تھے پھر سپرد سے ایک شب کی مہلت مانگ کر مزید ایک شب کی بھوک پیاس کی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں نہم محرم ہی کو شہادت قبول کر لی ہوتی۔ لیکن یہ مہلت ترک تعلقات دنیا کے بعد مخصوص عبادت الہی کے واسطے طلب کی گئی تھی اور بجائے اسلحہ درست کرنے کے شب کی عبادت خدا میں گزارا۔ عاشور کی نماز ظہر اور نماز عصر کس طرح ادا کی یہ شوق عبادت امام حسینؑ کا معلوم کر کے سامعین کو سمجھنا ہوگا کہ بیشک خلقت انسانی عبادت کی غرض سے ہے اور ترک عبادت معبود نہ انسانیت ہے نہ حسینیت ہے۔ نہ مجلس و ماتم میں رونائینا بغیر عبادت کوئی فائدہ مند ہے۔

(۱۱) یہ مجلس دنیاوی شغف اور محبت و دنیا میں مدہوش انسان کو جو موجب دین فراموشی ہو دور کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ امام حسینؑ نے بیعت ینبہ نہ کر کے منافع دنیاوی کو تھکرا دیا راحت و آرام کی پرواہ نہ کی، علائق دنیا کو اس طرح قطع کیا جس کی نظیر نہیں۔ گھر بار وطن دوست احباب مال و اسباب چھوڑا عزت دی، آب و دانہ چھوڑا اپنی اور بال بچوں عزیزوں دوستوں کی پیاری جان سے دست برداری کی، نیا لباس اتار کر پہنا قمیص جا بجا سے چاک کر کے پہن لیا، جان عزیز دیکر اس دنیا و دنیا سے منہ موڑا۔ یہ واقعات مجلس میں سن کر وہ کون دنیا پرست ہے جو تاتسی امام نہ کرے اور اُن ہولناک مناظر کو جو حب و دنیا میں ینبہ نہی و رندوں کے ہاتھوں ظہور میں آئے اُن نتائج بد کی طرف دوڑے اور باطل پرستی کے لئے دنیا کو گلے کا لہر بناوے۔

(۱۲) وہ قوم جس کے مذہب میں نصیبت امام میں جہاد جائز نہ ہو جس کو نہ کسی نے مان لیا جائز ہو نہ اپنی بہن دینا جائز ہو وہ نسلِ کل و امن پسند قوم اُسی حال میں صدیاں گزرنے پر ہرگز اس کام کی نفس نہ سستی کہ چھوڑے جانے اور

غصب حقوق و تہاجم کے دفاع کی قوت و قدرت رکھ سکے ،
 عضو معطل و بیکار ہو کر فیا ہو جائیگی۔ اُس میں حفاظت خود اختیاری
 و دفع کی قوت بھی نہ رہے گی۔ یہ غم حسین و مجالس عزا ہی کی
 برکت ہے کہ اُس امام مظلوم کے بہادرانہ کارنامے سنتے سنتے
 اُن میں فوجی اسپرٹ مفقود نہیں ہوئی اور موقع پر وہ حسینی
 اسپرٹ میں اپنے مذہبی، سیاسی، معاشرتی و معاشی زندگیوں
 کو محفوظ رکھ سکے اور آئندہ بھی صحیح مذہبی لائمنوں پر زندہ
 رہیں گے وہ امام حسین و جناب عباس و جناب علی اکبر و حبیب
 ابن مظاہر و مسلم عجمی سجدہ وغیرہ کی فداکاریوں کو نہ بھولے ہیں
 نہ بھول سکتے ہیں۔ سینہ زنی جوش و خروش سے قمع زنی زنجیری
 ماتم اُن کی مارشل اسپرٹ کو مردہ نہیں ہونے دیتی، اگر بلا کی
 غیر العقول بہادری کے کارنامے سن کر جوش و ولولے میں
 کمی نہیں آنے پاتی بس کا بین ثبوت تاریخ شیعہ ہے۔

(۱۳) اسلات و بزرگان شیعہ کے قصص و حکایات

سکر قربانی و ایثار کی بہترین تعلیم ہوتی ہے۔ صرف عمل کی
 کمی ہوتی ہے ورنہ قوم شیعہ بیکہ ایثار و قربانی بن کر اقوام
 عالم کی خدمت کر کے خلق اللہ کو فائدہ پہونچا کر سخیہ عالم کر لیتی

(۱۴) سست و کاہل طبایع محنت و مشقت سے بھاگنے والے کچھ نہیں تو کم از کم ایام عزار میں شرکت مجالس و فراہمی سامان مجالس و خدمت صاحبانِ عزاکر کے سستی و کاہلی کو دور کرتے ہیں۔ اگر وہ عرب کی گرمی و تپش میں امام حسین کے خورد سال بچوں، پردگیانِ عصمت و طہارت کے صعوبات سفر اٹھانے، ہر محنت و مشقت کا اندازہ کرتے تو ہر گز سست و کاہل نمکدینوں کے لئے بدنام و سبید نہ بنتے۔ امام حسینؑ کا گردِ دنیا میں بغضِ نفیس، خندِ قلعوڑنا، شبِ عاشورہ میدانِ جنگ کا صاف کرنا، روزِ عاشورہ دو تین روز کی بھوک و پیاس میں عزیز و اقارب کے صدمہ جمیل کر شہدار کی نقشیں مقتل سے اٹھا کر ایک جامع کرنا اور نہ تھکنایا د کرتے تو جفا کشی و محنت سے ہر گز جان نہ چراتے۔

(۱۵) مجلسِ رقتِ قلب پیدا کرتی ہے۔ بے رحمی، تساوتِ قلبی، سخت دلی و ظلم و جور کی یزیدی داستانیں سنکر خواہ مخواہ سخت ترین قلوب متاثر ہوتے اس لئے کہ مظلوم و مصیبت زدہ سے ہمدردی فطری ہے اور اس تاثر کا نتیجہ سخت دل کو رقیق القلب بنانا ہے اور سخت دلی کو

یزیدیت سمجھکر بیزار و متغیر ہوتا ہے۔ مصائب سید الشہداء
 شکر رونایا رونے والے کی صورت بنانا اور غم کی تصویر بنانا
 اور حدیثوں میں اس کی تاکید سنا، سخت دلی کا بہترین علاج
 ہے جو تمام بد اخلاقیوں کا سرچشمہ ہے۔ شقی القلب کی روح
 میں پُر زور تحریک پیدا ہو کر حمد لی کے جذبات میں بلا کا
 ظلاطم پیدا ہوتا ہے۔

(۱۶) محبت و ہمدردی ایسی چیز نہیں ہے جس کے محاسن
 سے کسی زمانے میں انکار کیا گیا ہو، نظام تمدن کا اساس ہے
 اصحاب امام کی آیس میں ایک دوسرے سے محبت و ہمدردی
 کی مثالیں کتنی سبق آموز ہیں۔ امام حسین پر سے فدا ہو جانے
 کا توبہ ہی کا مسلمہ نظریہ تھا لیکن غور سے دیکھو، ایک
 جان نثار دوسرے پر جان نثاری میں سبقت کر کے باہمی محبت
 کی بے مثال مثالیں ہیں۔ مجلسیوں کا ایک صف میں بیٹھنا،
 دوسروں کو اپنے اوپر مقدم کرنا اور اچھی جگہ پر بٹھانا خود لپٹ
 جگہ بیٹھنا، راحت رسانی کی فکر کرنا، محبت سے پیش آنا بزرگوں
 کی توقیر چھوٹوں پر شفقت کیسی محبت و ہمدردی کی مثالیں ہیں
 مجلس کے حصص میں مساوات، اغنیاء کا مفلوک و محتاجوں کی

ضروریات سے باخبر ہونے اُن کے مایحتاج کی فراہمی و مواسات کا بہترین ذریعہ ہے۔

(۱۷) باہمی منافرت بغض و عناد عداوت کے دور کرنے اور صلح ذات البین کا مجلس میں بیٹھکر بہترین موقع ہے۔

(۱۸) مجلس فسق و فجور و منہیات سے بچانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ایام غم کی وجہ سے کم از کم نافع رنگ، خوشی کے سامان اور دل بہلانے والے کھیل کود، سینما ٹھیٹر، قمار بازی، لہو و لعب وغیرہ کو از خود ترک کر دیا جاتا ہے۔ امام کی شہادت عالم بھرتے فسق و فجور کی بڑھتی ہوئی رو کو روکنے کی غرض سے ہوئی تھی مجزاس کے اور کوئی غرض اس قربانی کی تھی ہی نہیں مجلس میں اُن بار بار کے تذکروں سے ایک بہ اخلاقی کی کہاں تک اصلاح نہ ہوگی اور شقاوت ترک کر کے کما تک سعادت حاصل کرنے کی کوشش نہ ہوگی۔

(۱۹) مجالس عزاء قتانی اللہ ہونے کا سبق دیتی ہیں۔ واقعات حسینی سننے والا کس طرح سے امام اور ان کے انصار نے ہر شے اپنی راہ خدا میں مٹا دی، تمام خواہشات دنیا اور تعلقات دنیاوی کو راہ خدا میں بے حقیقت سمجھا اور رضا سے

الہی میں مرے جب اس فنا فی اللہ ہونے کے مرتے سامنے پیش ہوئے رہیں گے تو ایک حقیقت شناس کہاں تک راہ خدا میں خواہشات نفسانی کو نہ مارے گا۔

(۲۰) مجالس عزا سخاوت و بذل مال کی عادت ڈالنی ہے۔ بخیل و کنجوس کو بھی کھوڑا بہت صرف مال پر مجبور کرتی ہے۔ سامان مجلس چراغ جلی، فرش، پانی و تقسیم حصص میں کچھ نہ کچھ خرچ کرنا ہی پڑتا ہے اور اس حصہ کو امام کے نام سے نسبت پیدا ہونے کی وجہ سے تبرک قرار دے کر تقسیم کنندہ اور لینے والے دونوں کے لئے برکت سمجھا جاتا ہے بھوکے اس سے سیر ہوتے، اور پیاسے شربت پنی کر سیراب ہوتے ہیں۔ حسینؑ و اطفال حسینی کو بھوک پیاس کی تکلیف پہنچا کر یزیدیوں کو اپنی فتح و کامرانی اور سخت دلی کے ثبوت دینے کا جو موقع ملا تھا دوستوں کو سیلیں پیاسوں کے نام پر رکھ کر تقسیم حصص کر کے یزیدیوں کے مضبوطی کو فتح مندی کے دائمی شکست دی جاتی ہے اور بھوکے پیاسوں کو سیر و سیراب کر کے سخاوت کے فیوض و برکات سے انسان فیضیاب ہوتا ہے اور راہ خدا میں بذل و وجود و سخا کا مظاہرہ کرتے ہوئے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا کا مصداق بنتا ہے۔

(۲۱) مجلس عز انسان کو تواضع و انکساری، فروتنی و مساوات کا سبق دیتی ہے۔ غریب و امیر دوش بدوش آگے چھپے ایک فریض پر بیٹھ جانے پر بھی کسی کو تکلف نہیں ہوتا۔ اور خلاف اس حیوانی عزت کے نہیں سمجھتا یہ کیوں؟ صرف اس لئے کہ اُن کا امام مین روز تک جلتی زمین پر بے گور و کفن پڑا رہا اس لئے زمین کی نسبت تحت نشینوں کے عزت بن گئی ہے۔ اسی طرح سے جو ہاتھ اپنی مملوکہ چیزوں کو اٹھانے میں بے عزتی سمجھتے تھے ان کو مجلسی حصہ لینے میں عزت و افتخار قرار پایا۔ دنیاوی شہنی و تکبر کی اصلاح ہوتی ہے، امرار خود اپنا بوجھ اٹھانے کے عادی بن سکتے ہیں۔

(۲۲) بھولے بسروں غیر شناسا لوگوں سے مجالس کے ذریعہ رسم و راہ اور ملاقات ہوتی ہے۔ دور و دراز ملکوں سے آنے والوں سے میل جول اخوت و برادری پیدا ہوتی ہے۔ شادی بیاہ اور تجارت کا سبھی کے نئے نئے مواقع ہاتھ آتے ہیں۔ ایک دوسرے کے آداب و اخلاق، طرز معاشرت سے خبردار ہوتا ہے اور انتشار قومی و نسلی کو "لتعارفوا" کی محکم ترین کڑی سے جوڑ کر اتحاد پیدا کیا جاسکتا ہے۔

(۲۳) مجلس عزاء جس طرح سے مدرسہ کالج یونیورسٹی
تعلیم و تعلم کی جگہ ہے اُسی طرح سے وہ کانفرنس، لیگ، کانگریس
مجلس مشاورت، لیگ آف نیشن، ایجوکیشنل کانفرنس بھی ہے
زیر صدارت واعظ و خطیب سیاسی، معاشرتی، معاشی، تمدنی
اقتصادی، مذہبی ضروریات پر سکون نفس کے ساتھ تبادلہ
خیالات آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔ جن قوموں کے پاس کوئی
ادارہ نہ ہو وہ پنڈال بنا دیں، صدر تلاش کریں، دستور العمل
بنا دیں۔ عزاداروں کی مجلسیں بہتر اور آسان طریقوں سے
اپنے لئے لائحہ عمل بنا سکتی ہیں اُن کو کسی نام سے کوئی انجمن یا
ادارہ قائم کرنے کی ضرورت ہی نہیں اور مختلف ناموں سے
انجمن بازی کر کے نہ کسی قومی و مذہبی تصادم کا خطرہ ہے نہ
تفرق و انتشار کے مجرم بن سکتے ہیں۔ ہر شخص اپنی مجلسوں کو
خصوصی تحریکوں سے نامزد کر کے اُس تحریک کے چلانے کی
ذمہ داری لے سکتا ہے اور اس طرح مجالس کی تنظیم سے
بہترین فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور قومی سرمایہ بہت کچھ
بچایا جاسکتا ہے۔ بشرطیکہ حسیت کی روشنی میں ہو اُس وقت کسی
قوم یا حکومت وقت سے بھی کوئی تصادم کا خطرہ نہیں ہے۔

(۲۴) مجالس کے ذریعے شرکاء کے عادات و اطوار اخلاق کے مدارج کا حال معلوم ہوتا اور مردم شناسی کا بہترین ذریعہ ہے۔ انسان کی مذہبی زندگی ایمانی شغف کا پتہ چلتا ہے۔ واعظ و خطیب کو مجلس کے مناسب حال و محل و موقع شناسی سے بیان و مخاطب و رنگ مجلس دیکھ کر حسب ضرورت و حسب حال و مناسب خطابت و ذاکری سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملتا ہے۔

(۲۵) مذہبی حریت و آزادی کے ترانے نوہ مرثیوں و خطب و مواعظ میں سنیکہ جماعتوں کو حریت و آزادی کے سبق ملتے ہیں اور امام کی حریت نوازی کے واقعات سے باسلیقہ واعظ و خطیب سامعین کی رگوں میں حریت کا خون دوڑا سکتا ہے اور آزادی کی اُمنگ پیدا کی جاسکتی ہے جو اصول حسینیت کے ماتحت ہو۔

(۲۶) مجلس حلال کمائی کی عادت ڈالتی ہے تا جہاں زور پائے غصب، سودی روپیہ لے کر مجالس عزائیں صرف کرنا حصول ثواب کی بجائے تمنا کرنا ہے۔ اس سے انسان کو حلال و حرام میں امتیاز پیدا ہوتا ہے اور حلال کمائی کی عادت پڑتی ہے۔

(۲۷) مجالس عزا کی بدولت انسان کو طہارت و نجاست میں امتیاز پیدا کرنا ہوتا ہے۔ بانی عز الامام حسین سے منسوب اشیاء میں نہایت طہارت و پاکیزگی کو جو لائق قبول امام ہو ملحوظ رکھتا اور نجاست کو پاس نہیں پھٹکنے دیتا ہے۔

(۲۸) مجلس پابندی و عزت وقت سکھاتی ہے۔ بانی مجلس یا شُرکاء مجلس اگر ایک بھی ان میں کا وقت کی عزت و پابندی کا عادی ہے تو ایک دوسرے کو ٹھیک وقت سے جمع ہو جانے پر مجبور کر سکتا ہے اور کام میں پابندی وقت کی عادت ڈالی جاسکتی ہے۔

(۲۹) مجلس انسان کو عالم مجلس سکھاتی ہے۔ بڑوں کی تعظیم و توقیر چھوٹوں سے بزرگانہ سلوک کی بدتمیزی، بد اخلاقی، شور و غل، دنگا و فساد، منکبرانہ انداز سے پیش آمد پاس نہیں پھٹکتی، غیبت و دشنام سے باز رکھتی ہے۔

(۳۰) مجلس قومی تنظیم و ڈسپلن قائم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ماتمی، دستوں، جلوسوں، نوحہ خوانوں کی حلقہ بندی اپنے قائد و لیڈر کی اطاعت، مرکز خیال میں ہم آہنگی و یک سوئی، خیالات و ارادے کی یک رنگی تمام شرائط تنظیم کا مکمل ذریعہ جو

مجالس عزاء میں بہترین اصول تنظیم کی علمی و عملی تعلیم ہے والنیری واسکاوٹ کو انہیں لوحِ خواں نوجوانوں کے جو حسیت کے رنگ میں رنگ چکے ہوں بنا سکتے ہو یہ حسینی دستے ہیں انہیں کا فرض ہے کہ حسین کے نام پر خدمت خلق اللہ کریں۔

(۳۱) صنف نازک کے لئے خصوصیت سے مجالس عزاء پر دگیان عصمت و طہارت جناب زینب و جناب ام کلثوم کے صبر و استقلال و ہمت سے سبق لینا چاہئے اور ساتھ ہی عصمت و عفت کا پیکر بننا چاہئے +

(۳۲) کربلا والیوں نے کربلا کے ہیبت ناک واقعات میں مرد و عورت جو اتحاد و عمل و اشتراک عمل کی حیرتناک تصویریں پیش کیں، ان کو مجلس میں شکر اپنے کنبہ والوں اور مردوں سے اشتراک عمل کے سبق ملتے ہیں۔

(۳۳) جناب علی (صغر و جناب عبد اللہ بن حسن و اطفال حسین کے کارناموں، غذا کاریوں، خود داری و صبر و تحمل کی داستانیں بچوں کو متاثر کر سکتی ہیں۔

(۳۴) جوانوں کے خون میں گرمی کی وجہ سے اشتعال پذیری بوڑھوں کی بہ نسبت بہت زائد ہوتی ہے۔ ان کو مجالس

میں جو انان بنی ہاشم ابو الفضل العباس جناب علی اکبر و جناب قاسم کے حکم و تسلیم و نصیر کی تعلیم دی جاسکتی ہے۔

(۳۵) کفیلہ زبوں، غلاموں، نوکروں، ماتحتوں سے امام

حسین کا محبتانہ و مساویانہ برتاؤ جناب جون و جناب فتنہ کی فداکاریاں اور امام کی شفقت و محبت کے واقعات سنا کر مجالس میں غلام و مخدوم و فرائض شناس بن سکتے ہیں اور باہمی رشتہ اتحاد میں استحکام پیدا ہو سکتا ہے۔

(۳۶) مجالس نزا کے ذریعہ ملکی و قومی تحریکات پر حسنینت کی روشنی میں تنقید و تبصرے کرنے کا آسان ذریعہ ہو

رواٹم عزا

امام حسین ایک مقصدِ عظیم کے لئے لڑے آپ کے شہادت کی عظمت آپ کے مقصد کی پاکی میں مندر ہے۔ آپ کے کارناموں نے آپ کو لازواں زندگی کا مالک بنا دیا تھا۔ ہمارا فریضہ ہے کہ ان کے کارناموں کی حقیقت کو سمجھیں، ان کی اس اہمیت کو جو انسانیت کے لئے لازم ہے سبق لیں۔ رواٹم کسی مقصد تک

نہیں پہنچاتے حقیقت تک پہنچنے کے لئے روحانیت کی ضرورت ہے جو امام حسین کو میدانِ کربلا تک لے آئی۔ روایہ عزاداری اُسی وقت تک مفید ہیں جب تک روحانیت کی منزل تک پہنچادیں ورنہ بیکار ہیں۔

محرم اور واقعہ شہادتِ امام کا دلیہ ہے جب تک ہر محرم ہر مجلس عزاء حق سے ہم کو نزدیک نہ کرے اور مجالس و عزاداری کی زاید سے زاید افادی صورت نہ ہو و خود غیر مفید نہ ہو جاوے گی۔ محرم ہر سال ایک موقع و تیلے ترقی قومی، تبلیغِ مذہب، اصلاحِ اخلاق، درستی تمدن کا۔ ہم کو ہر سال اپنی جانچ کرنی چاہئے، اپنا امتحان لینا چاہئے کہ ہمارے شخصی اور جماعتی اُس کے ذریعہ سے کتنے فائدے ہوئے۔ بلکہ ہر مجلس سے اُٹھ کر ہم کو محاسبہ کرنا اور جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ قومیں ہیرو کی جستجو میں تڑپتی ہیں، کانفرنسوں، لیگوں کے قیام کے لئے تڑپتی ہیں، دستور العمل بناتی اور تقریروں تحریکوں کے لئے پلیٹ فارم ڈھونڈتی ہیں، امام حسین کا صدقہ اور مجالس عزاء کا تصدق ہے ان کا ہیرو زندگی کے ہر شعبہ کی ترقی کا ضامن ہے اُن کی مجالس کانفرنس لیگ ہیں، اُن پلیٹ فارم سے نشر و تبلیغ

کا بہت کلام پایا جاسکتا ہے، عملی زندگی اختیار کی جاسکتی ہے
 امام حسینؑ کی زندگی عملی ہے اُن کے پیروں کو بھی عملی زندگی اختیار
 کرنی ہوگی۔ حینیت عبادت ہے، انسانیت ہے، صحیح مذہب ہے،
 عمل صالح ہے۔ عقل سلیم سے اپیل ہے، جسمانی و دماغی غلامی سے
 آزادی ہے۔ جان نثاران امام حسینؑ کو لازم ہے کہ امام کے بتائے
 ہوئے راستہ پر عمل کریں مجالس عزاکو مفید تر بناویں، اصطلاح
 مراسم کریں اور مراسم عزاداری کو اصل مقصد نہ سمجھیں بلکہ اُن کو
 صحیح حد میں ذریعہ حصول مقصد قرار دیں۔

(۱) حسینی سوسائٹیاں قائم ہوں جو بین الاقوامی ہوں ہر مذہب
 و ملت کو جو بھی حسینیت کی پابندی کرنے پر بخوشی تیار ہو اس کو
 ممبر سمجھا جاوے، مجالس عزاکو اس صورت میں تبدیل کیا جاوے
 کہ غیر اقوام بھی اُس میں ممبری کی حیثیت سے حصہ لیں، کسی جدید
 ادارے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۲) ہر حسینی بزر نشان لباس میں استعمال کریے۔

(۳) ہر حسینی، حسینی والیئر ہو۔

(۴) مجالس عزاء میں شکر کا مجلس کا ذکر و واعظ حینیت شکر کا
 جائزہ لیتا رہے۔ ایسے ذکر تیار کئے جاویں اور معمولی ذاکروں

لئے ایسی کتابیں تصنیف ہوں جو ذاکروں کو نرفیہ شناس بنا دیں۔

(۵) غم حسین جس کے لئے مجلسیں برپا کی جاتی ہیں، شیعوں کو ایام عزائیں سوگوار بنا کر مسرفانہ زندگی سے بچانے کا پڑ زور ذریعہ ہے۔ جس کو ایام عزاء گزرنے پر بھولنا نہ چاہئے۔ اپنی زندگی کو اقتصادی زندگی بنانا چاہئے۔ غذا لباس میں اس سوگ نشینی کے بعد اسراف نہ کرنا چاہئے۔ امام حسین کی بے زینتی آل رسول کی سالہا سال سوگواری جن کے گھروں سے دھواں نہ اٹھتا تھا اور کھانا نہ پکاتے تھے، بھونے اناج کھا کر بسر کرتے تھے۔ سر میں تیل ڈالنا سرمہ لگانا کنگھی کرنا ترک کر دی تھی یہ ناسی اور بیرونی اس بزرگ گھرانے کی سوگ نشینی ہے اس سوگ نشینی میں زن و مرد اور بچوں کوئے اور اچھے لباس اچھی غذا میں سوگواری نہیں ہے۔ وہ پھٹے پرانے کپڑے جو ایام عزائیں پہنے جائے ہیں حیوانی اور خود ساختہ عزت کو مٹاتے ہیں، فغول خرچی سے انسان بچلے، قیمتی اور نئے کپڑے سوگ نشینی میں پہننا ترک ہوتے ہیں اور انہیں پرانے دھونے کپڑوں میں عزت و افتخار ہوتا ہے سادہ زندگی کی تعلیم ہوتی ہے۔

(۶) غم امام میں ترک لذات کرنا اور عاشورہ کے روز کا فاقہ کس قدر اخلاق کی بلندی کا موجب ہے۔ اپنے نفس کو مشقت و تعب کی عادت ڈالنا بھوکوں پیاسوں کی بھوک پیاس کی قدر کرنا، تکبر و نخوت کی اصلاح، تزکیہ نفس ہوتا ہے اسراف و بچا سے انسان بچتا اور کفایت شعار بنتا ہے۔ اپنی کمائی سے تھوڑا بہت بچا کر پس انداز کر سکتا ہے اور اس رقم کو مفید اور کارآمد مذہبی قومی کاموں میں صرف کر سکتا ہے یہ حسینی فنڈ تمام قومی چندوں سے بے نیاز کر کے بڑی سے بڑی تحریکوں کو کامیاب بنا سکتا ہے۔

(۷) مجلسوں کو اپنی تبلیغی اخلاقی ادبی بنانا چاہئے۔ وہ مجلسیں جو گھر دس میں عشروں کی صورتوں میں ہوتی ہیں، اور متعدد خطباء، ذاکرین و واعظین پڑھتے ہیں اُن سب کا دس روز تک ایک ہی موضوع پر بیان ہو کر سامعین کے خوب دل نشیں کرنا چاہئے۔ مختلف موضوعوں کے سننے سے سامعین کے اذہان مشغول خیالات میں انتشار پیدا ہوتا ہے۔ دس روز ہر ذاکر سے ایک ہی موضوع پر تقریریں سن کر دس روز کے بعد ان میں ہسانی ہوگی۔ برائیت زائد ہوگی۔ مختلف موضوع مختلف

مقررہوں کی زبانی سن کر مکمل تاثیر نہیں ہوتی۔ ایک کی تقریر دوسرے کی تقریر پر اثر انداز ہو کر افادیت مٹا دے گی۔ بانی مجلس کو پہلے سے موضوع کی اشاعت کر کے واعظین کو تیار ہونے کا موقع دینا چاہئے جس سے سامعین کا شوق سماعت اُن مجالس میں بڑھے گا تا کہ وہ ایک ہی موضوع کو متعدد زبانوں سے سنیں۔ اسی طرح سے وہ ذکر جو تینا عشرے کی مجلسیں پڑھتا ہے ایک ہی موضوع کو ہر مجلس میں بیان کر کے سامعین کو متاثر کرتا رہے۔ جس شہ اور قصبہ میں عشرے قائم ہوتے ہیں ہر سال کے لئے اُن کو ایک موضوع مقرر کرنا چاہئے اور بعد ختم غزائیں مجلسوں کی اثر اندازی کا جائزہ لینا چاہئے کہ کتنی افادیت ہوئی اور کتنے نقائص دور ہوئے۔

۸۱، نوحوں مرثیوں میں تبلیغی و اخلاقی شان پیدا کی جاوے
محض شاعری اور بین پر اکتفا نہ ہو۔

(۹) بجائے پُر تکلف حصوں کے اور تہمتی تبرک کے مختصر حصہ پر اکتفا ہو اور جو رقم پس انداز ہو اُس سے مختصر رسالہ پمفلٹ حسیت کی تبلیغ کے لئے بہترین اہل قلم سے لکھو اگر بیشہ کا مجالس پر تقسیم ہوا کریں۔

۱۰) مجلسی رتبوں اشتهاروں میں مختصہ اسباق شہادت اور اصلاح مراسم عزاکے لئے مفید مشورے شایع ہوتے رہیں۔
 شبیہوں پر جلی قلم سے مختصر جملوں میں حسین کے سبق آموز واقعات لکھے جایا کریں، غلموں کے پھر ہروں اور ٹپکوں پر مختصر کتبہ لکھے جایا کریں۔

(۱۱) ۱۳۶۱ھ میں عالم انسانیت کو حسینی یاد منانے کی دعوت دی جائے اور تیرہویں صدی کے اکتویں سال کو جو تاریخ شہادت امام ہے عالم بھر میں حسین ڈے منایا جائے جس کا آسان طریقہ خود امام نے اپنے لئے تجویز فرمایا تھا یہ ہے کہ وقت عصر عاشور کے روز ایک کوزہ آب سرد ہر شخص حسین کی پیاس یاد کر کے دوسرے کو پلاوے اور یہ اپیل ہر قوم ہر ملک کے باشندے سے کی جاوے اس کے لئے ابھی سے عامیان عزائم منظم جدوجہد شروع کریں، اخبارات رسائل میں مسلسل مضامین شایع کریں۔ یا اس سے بھی بہتر کوئی اور اذنی خدمت تجویز کی جاوے اور متحدہ طور پر اس کی تبلیغ وجدوجہد کی جاوے اور اختلافات سے بچایا جاوے۔ اہم و مفید ترین تجاویز اس یادگار کے واسطے شایان شان حسینی تجویز ہو سکتے ہیں لیکن

عالمگیر یادگار تو وہی ہو سکتی ہے جو سادہ اور آسان ہو۔
 اور انسانیت کے رشتہ میں منسلک ہونے والے جملہ مذاہب جس
 دعوت پر لبیک کہیں وہ تو رہتی ہے جو خود حسین علیہ السلام نے
 بتائی ہے یعنی پیاسے کو پانی پلا کر حسینی پیاس کی یاد کو قائم کرنا۔
 اس یادگار کو بین الاقوامیت حاصل ہونا سادگی کی وجہ سے ممکن
 ہے ورنہ کسی خاص قوم کی ہو کر رہ جاوے گی۔ کسی گروہ کا
 امام حسین سے لگاؤ اور تعلق پیدا کر دینا یہ وہ اہم بات ہے
 جو کسی بڑی سے بڑی یادگار میں ممکن نہیں۔ ہمارا صرف نقطہ نظر
 یہ ہو کہ غیہ اقوام کو بھی حسین علیہ السلام سے تعلق و لگاؤ پیدا
 ہو جاوے۔ ایک مظلوم و پیاسے سے فطری ہمدردی ہونے کا
 مانع کوئی نہیں ہے۔

(۱۲) امام باڑے، کربلا میں، درگاہیں، شہر و قصبہ کے
 لئے مکرر روحانیت ہوں جو مذہبی، قومی، معاشرتی تحریکوں کے
 واسطے چڑھاں کا کام دیں۔ وہ پبلک لائبریریاں اور قومی و
 مذہبی کتب ہوں ان کو ویران اور غیر آباد چھوڑ کر دوسری
 عمارتیں تعمیر کرنا مفلس قوم کا پیسہ برباد کرنا اور یورپی اور دیگر
 اقوام کی اندھی تقلید کرنا ہے جن قوموں کے پاس ایسی

عمار تیں نہ ہوں وہ مجبور ہیں کہ اپنے جلسوں لائبریریوں
کلبوں کے لئے عمارتیں بناویں۔ تم کو کیا ضرورت ہے کہ
اپنی نادار و مفلس قوم کا پیسہ برباد کرو۔ ساکت ہی اسکے
تمہارے اسلاف کی یاد گاریں محفوظ و باقی و آباد ہونگی
علاوہ اس اقتصادی فائدے کے یہ عمارتیں مرکز تو جہ قوم
کی ہو کر ہر وقت حسینی یاد تازہ رکھیں گی اور ہماری ہر
تحریک امام حسین کے نام پر ہو کر فیوض و برکات حسینی
کی مستحق ہوگی۔

(۱۳) تعزیر و ضریح شبیہ ضریح امام مظلوم ہیں اُن کی
تعظیم و احترام شعائر اللہ ہونے کی وجہ سے واجب ہے وہ
مدفن و قبر شہدا نہیں ہیں وہ شہید اعظم سے منسوب
ہو کر واجب التعظیم ہیں جیسے حجر اسود، صفا و مرود انبیاء
سے نسبت پا کر شعائر اللہ ہو گئے۔ نہ اُن کی کوئی پرستش
کرنے کو جائز سمجھتا ہے نہ کوئی شیعہ ضریح و تعزیر کی پرستش
کرنے کو جائز و مباح سمجھتے ہیں۔

لیکن آرائش و زیبائش میں اصل مقصد ہے۔ یہ نہ
کرنا یا اُن کو اصل مقصد بنالینا غلط ہے۔ تعزیر و ضریح کا جلوس

عزاداری کا مظاہرہ ہے اقوام عالم کو اپنی طرف متوجہ کرنے
 اور تبلیغی و تاریخی تقریروں اور نوحوں سے حسینی مظلومیت
 اور ان کی تعلیمات کے نشر کا بہترین ذریعہ ہے۔ اُن جلوہ سوں
 کو دنگا فساد امن سوز دل آزار داشتعال آمیزی سے ہرگز
 ہرگز کوئی منشا شہادت کو بدنام و برباد نہیں کرتا نہ دوسروں
 کے ایسے اعمال و افعال کو مظلومیت کی عزاداری میں گوارا
 کیا جاسکتا ہے۔ مظلومیت کا تو مظاہرہ ہو، اس میں تشدد
 و اشتعال انگیزی کیسی نہ ایک دوسرے کے نمائندہ اور اصل
 مقصد پر کاربندی ضرب ہے۔ حسینیوں کو ایسے موقعوں پر بیت
 کا پر زور مظاہرہ کر کے اپنی سچی پیروی حسین کی مظلومیت
 کی تصویرہ منکبر خود کو بھی سر بلند و صریح افتخار کا بہترین موقع ہے
 (۱۴) علم اُس نشان کی نیابت کرتا ہے جو علمدار شکر حسین
 حضرت عباس کے ہاتھوں میں بروز عاشورہ تھا اور جس کی عظمت
 قائم رکھنے کے لئے علمدار نے اپنے دونوں شانے کٹوائے اور علم کو
 سرنگوں نہ ہونے دیا۔ نشان بڑا نہ کوئی چیز نہیں ہے۔ اس کی
 عظمت صرف اس وجہ سے ہے کہ وہ ایک اہم شخص کی ترجمانی
 و نیابت کرتا ہے۔ ہم کو اس نقطہ نظر سے اپنے علم کو دیکھنا چاہیے

اس کی بلندی یا فقرہ و طلائی ہونے میں عظمت نہیں ہے۔ اس کی صحیح عزت یہ ہے کہ اس کے اصل مقصد کی رفعت و برتری ملحوظ رہے جس کو دنیا بت و ترجمانی کر رہا ہے۔ آج اقوام عالم اپنے جھنڈوں کے لئے، بلند کرنے اور حفاظت پر جان دیتی ہیں اور اپنا قومی وقار اس کے ساتھ وابستہ رکھتی ہیں یہ حسینیت کا علم شیعہ مذہب کا قومی نشان اور قابل عزت و احترام ہے اور اقوام عالم کو اپنے نیچے انسانیت و اخلاق و دنیا کے لئے جمع ہو جانے کی دعوت اُسی وقت دے سکتا ہے، جب کہ ہم میں خلوص ہو محبت و ایثار و قربانی و خدمت خلق کا صحیح جذبہ موجود ہو۔ مظلومیت صبر و استقلال کی تعلیم دیتا ہو۔ امام حسین اقوام عالم کے لئے متروکہ و میراث انسانیت ہیں۔ کسی قوم و ملک و مذہب کسی قانون ملکی سے حسینیت کا ہرگز ہرگز تضاد ممکن نہیں، لہذا کوئی وجہ نہیں کہ جب حسینیت ہر انسان کے لئے برابر مفید ہو وہ اس حسینی جھنڈہ کے نیچے جمع نہ ہو جاویں اگر اس کی صحیح طور پر ترجمانی کیجاو تو انسانیت پرستوں کا آن و احد میں اس علم کے نیچے جمع ہو جانا کچھ دشوار نہیں ہے۔

(۱۵) گھوڑہ اُس شیرخوار بچہ کی یادگار ہے بمعِ بوجھو تو
 کر بلا کا میدان اُسی کے ہاتھ رہا۔ اُس بوڑھے باپ کے دل
 سے پوچھو جو بھوکے پیاسے چھ ماہ کے بچہ کو ہاتھوں پر لئے خونخوار
 زبردی فوج کی انتہائی بیرحمی دے دردی کا میدان میں جائزہ
 لینے آیا اور بچہ کو جلتی زمین پر ٹٹا کر مٹ گیا اور بچہ کے واسطے
 پانی طلب کیا جو شدت کی پیاس سے جاں بلب تھا۔ حسینؑ
 کے اس آخری مظلومیت کے مظاہرے نے پتھر دلوں کو ہلادیا
 خونخوار تلواریں ہاتھوں سے چھوٹ پڑیں، سختی ترین قلوب ٹکڑا
 اُٹھے فوج میں طلاطم بمعِ کیا۔ لیکن حرمہ ایسے بیدار دے سر
 مار کر اس بچے کو ذبح کر دیا۔ کیا کناسینی سیاست کا تاریخ عالم
 میں اپنے صبر و استقلال، ہمت و حوصلہ مندی و اعلیٰ مقصد
 کی اہمیت کے اُبھرے ہوئے نقوش چھوڑ گئے اور زبردیوں
 کی ثقافت، بیرحمی، وحشت و سنگدلی و دشمنی کا ناقابل انکار
 اقوام عالم سے متفقہ فتوے لے لیا۔ اس یادگار منانے کو اُس
 بے گناہ بچے کی اگر اہمیت اُس دل گدازہ نظر سے رہی جاوے
 تو عالم کی روحیں بیچیں ہو کر حسینؑ کو بُرے فلوں مبارک بار
 اور عقیدہ مند نہ خراج تحسین ادا کریں گی۔

(۱۶) ذوالجناح و دلدار۔ یہ اُس بارِ فنا گھوڑے کی یاد ہے جس پر سوار ہو کر امام حسین نے اپنے اہم مقصد کو حاصل کر کے یزیدیت کو شکست دی۔ یہ اسب باوقاب بھی تین روز کا بھوکا و پیاسا اپنے سوار کی وفاداری میں تیروں تلواروں سے زخمی تھا اور اُس گہ و دار و طولِ فانِ خیز وقت میں اپنے آقا کی اطاعت سے منہ نہ موڑ کر انسانوں کو وفاء و طاعت و خدمت گزاری کے درس دیتا تھا۔ بعد شہادت امام حسین اُس جان نثار نے خونِ امام سے پیشانی رنگین کی۔ بالیں کٹیں، زین ڈھلا، خون میں تراہل بیتِ حسینی کو خیمہ گاہ پر پہنچ کر خبرِ شہادت دی اور یہی وہ جان نثار تھا جس نے اپنے کو دشمنوں کے ہاتھوں میں گرفتار نہ ہونے دیا اور چھ کفار کو تاپوں سے کچل کر فی النار کیا۔ یہی وہ مرکب تھا جس نے بعد شہادت امام محمد عظیمی ملکہ عرب و عجم شہرِ بانو کو پشت پر سوار کر کے خاندانِ کسریٰ اور قومِ ایران کی عزت بچالی اور اسیری سے بچا کر نمرِ فرات میں ڈوب کر جان دیدی۔ کیا کہنا اُس اصالت و وفا کا جو فخر انسان تھا

مہذب اقوام اپنے لیڈروں کے مجسمہ نسب کر کے احترام کرتے۔

..... یادگاریں قائم کرتے اپنے سلاطین کے پُرانے
 کتبہ اور قلموں کو جن سے تاریخی احکام لکھے جاتے ہیں اور اہم
 تاریخی واقعات کا جس قلم سے نکلا ہوا واقعہ لکھا جاتا ہے نیز
 سہ سالاروں، فاتحوں کی تلواروں کو ہمیشہ قرارِ نعمتوں پر
 خرید کر کے میوزیم کی زینت قرار دیتے ہیں۔ یہ دلدل بھی
 اُس تاریخی اسب کی یادگار اور شعائرِ اللہ سے ہے۔ ناقہ جناب
 صالح کے قتل کرنے والے اگر مستحقِ عذاب قرار پا سکتے ہیں
 اصحابِ کھن کا کتا اگر اپنی بے مثل وفاداری میں قرآن مجید
 میں قابلِ ذکر ہے، اُگر ابابیل میں ابرہہ کی فوج کو مار کر خانہ
 کعبہ کو اس کے شر سے بچانے میں قرآنی سورۃ میں قابلِ ذکر
 ہیں، تو بیشک سین کی سواری کا گھوڑا اپنی بے مثال وفائیں
 قابلِ صد عزت و احترام ہے۔

(۱۶) تابوت وہ بیگس و مظلوم امام جس کو حکمِ شرع
 بھلا دینے والے یزیدیوں نے بے گور و کفن بغیر نماز جنازہ جلتی
 زمین پر درندوں اور جنگلی جانوروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا
 تھا یہ اس کے جنازے کی شکل ہے۔ جس کو یزیدی حقارت
 و بے پردائی کے جواب میں عزادار حسین اپنے کاندھوں پر

اٹھا کر اس عزت دار امام کی سچی عزت کا عقیدہ مندانہ مظاہرہ کرتے ہیں اور شریعت فراموشوں کو حسینی فتح مندی اور یزیدیوں کی حقیقی شکست کو یاد دلانے رہتے ہیں۔

غرض کہ یہ شبیہیں مذکورہ حالات کر بلا اور یادگار حسین اور مقصد اہم کو امام حسینؑ کے ظاہر کرنے کا متمم با نشان ذریعہ ہیں اصل مقصد نہیں ہیں اصل مقصد کی اہمیت ان رو اس عزاکہ اہمیت سے بہت زاید ہے۔

(۱۸) ماتم و سینہ زنی۔ زن و مرد کی سینہ زنی و ماتم مصیبت اسلامی بلکہ مصیبت انسانیت پر جواب ہے یزیدیوں کی خوشیاں منانے کا اور روز عاشورہ عید منانے کا۔ اور غلط تفاخر کا۔ دیکھ لو یزیدیوں کی خوشی میں شریک ہونے والے کتنے ہیں اور حسینیوں کے ساتھ غم و اندوہ و سینہ زنی کرنے والے دنیا میں کتنے ہیں اور اخلاص و محبت کا صحیح مظاہرہ اس عظیم مصیبت میں سینہ زنی سے ہوتا ہے یا عید و خوشی منانے سے اور دنیا میں سے دوست کون اور دشمن کون ہے۔ ام المؤمنین عائشہؓ کا غم رسول خدا میں منہ پر طمانچہ لگانا۔ غم جناب عثمان میں دس ہزار شامیوں کا سینہ زنی و ماتم کرنا۔ مدینہ میں حضرت

حمزہ عم رسول کی خود رسول کی اصحاب سے تمنا کر کے ماتماری
کرانا بتاؤ غم کی صحیح ترجمانی خوشی و مسرت میں ہے یا کہ ماتم و
سینہ زنی میں -

بانیان مجالس عزا اور عزا داران امام علیہ السلام کا
فرایضہ ہے کہ اصل مقصد کو سمجھیں اور مجالس عزا اور رولکم
عزا داری کے صحیح اغراض کو سمجھیں اور دوسروں کو سمجھائیں
اور حسینی بننے کی کوشش کریں۔ اور تقلید پارینہ کو چھوڑ کر اصل
بہترین ادارے میں اصلاح کر کے مفید سے مفید ترین بنائیں
و بواللہ التوفیق

انتساب

یہ پرخصوص ہدیہ بارگاہ جناب احدیت میں پیش کر کے اجر
و ثواب اسکا روح پر فتوح جناب مہارانی صاحبہ طاب ثراہا
ریاست عالیہ مجبوراً و اکوہدیہ یک جانتے ہے۔ رَبَّنَا لَقَبَلْنَا مِنْكَ

التماس

(۱) اپنی پوری جد و جہد سے ۱۳۶۱ھ روزہ عاشورہ امام
 حسین علیہ السلام کی بین الاقوامی یادگار منائے غیر اقوام کو شریک
کار نہ بنجے۔

(۲) مجالس عز و جواس سبھی میں اذی کی شہم اور اصلاح مراسم
۱۰۰۰ میں انتہائی سعی و کوشش کیجئے۔ والسلام
سکرٹیری

لے کاپٹل
سکرٹیری دارالتبلیغ لکھنؤ ۴۰ الوہیت پور
روڈ کلکتہ مطب حکیم الامت علامہ ہندی مدظلہ

صحیح مشورہ^{۳۹}

جب ہر قسم کے علاج سے کسی مرض میں مایوسی ہو تو حضرت
حکیم الامت مدظلہ سے مشورہ کرو
مفیعہ مطب خانہ الوریہ پور روڈ کلکتہ
”برقی“

اکثر امراض معارفہ و کجہ و طحال کی وجہ سے در و در قرار
بمضی - نفخ بھوک - لگنا - معدے کی ترشی - اسہال - کو
نویس دور کرتی ہے قیمت فی شیشی علاوہ محصول ڈاک ایک روپیہ
”جوہری“

بڑھے بچے - جوان - مرد و عورت کیسے ہر موسم میں بہترین
غذا اور دوا ہے - اعضائے رئیسہ کو قوت بخشتی - لاغری - کمزوری
کو دور کرتی - ہر عضو کے خون کے آنے کو فروغی بخند کرتی - بیوقوف
رسل کے لئے بہترین غذا ہے - عورتوں کے سیدان الرحم
مردوں کے کثرتِ حمل و درقت کے لئے خاص شے ہے صفراوی

صفاوی دستون کو بند کرتی ہے۔ گرم نزلہ۔ اور سوکھی
کھانسی کے لئے لاجواب شے ہے۔ حالت صحت میں استعمال
اس کا حافظہ صحت ہے۔ لاغز و کمزور کھون کو ذریعہ کرتی۔
دانت سہولت سے نکلتے دست و قے بچہ کی اور پیش و مڑوڑ
فوری دور ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ کا تجربہ شرط ہے۔

سین و زکی۔ واکے قیمت علاوہ محصول اک تین روپیہ۔

ملک کا تھل

مطب حضرت حکیم الامت لکھنوی قلم

منہجہ لورچیت پور روڑ

ملکیت

ہر قسم کی کتابت و طباعت
کیلئے

پریس
ایجنسی

۱۱۔ کو لو ٹولہ اسٹریٹ کلکتہ
کو یاد رکھیں

